سوال

بیٹی پیدا ہونے کی صورت میں بڑے مہر میں شادی کرنے کی نذر ماننا اور پھر اس نذر میں تبدیلی کرنا

جواب

لحمد للہ.

ل :

ہر زیادہ نہ ہونا اور شادی کے اخراجات میں کمی ایک قابل تعریف عمل ہے، اور اس میں ہی خاوند اور بیوی کے خیر و برکت ہے، اور پھر خاوند پر بھی مہربانی ہے کہ وہ اس کے لیے قرض کے بوجھ تلے نہیں آتا، اور سب نوجوانوں کے لیے بھی مہربانی ہوگی اور انہیں فتنہ سے نکالنے کا باعث اور ان کی عفت و ع

خ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :

عورتوں کا مہر زیادہ کرنا مکروہ ہے، اور اس میں جتنی بھی تخفیف اور آسانی ہو یہ سنت ہے" انتہی

ز(87/21).

ور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال دریافت کیا گیا :

مہر زیادہ کرنے اور شادی کی تقریبات کے اخراجات میں اسراف اور خاص کر ہنی مون جس میں بہت زیادہ اخراجات کیے جاتے ہیں کے متعلق آپ کی رائے کیا ہے کیا شریعت اس کی اجازت دیتی ہے ؟

خ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

اور شادی کی تقریبات میں بہت زیادہ خرچ کرنا یہ سب کچھ شریعت کے مخالف ہے، کیونکہ سب سے بابرکت نکاح وہ ہے جس میں کم از کم خرچ ہو، اور جتنے اخراجات کم ہونگے اتنی ہی برکت زیادہ اور عظیم ہوگی....

طرح تقریبات میں بھی بہت زیادہ اخراجات کرنے سے شریعت اسلامیہ نے منع کیا ہے، اور یہ درج ذیل فرمان باری تعالی میں داخل ہوتا ہے :

ر تم اسراف مت کرو یقینا اللہ عزوجل اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا.

طرح کے معاملہ میں واجب یہی ہے کہ یہ شریعت کے مطابق ہو، اور انسان اس کی حد سے تجاوز مت کرے اور اس میں کسی بھی قسم کا اسراف مت کرے، کیونکہ اللہ عزوجل نے اسراف سے منع کرتے ہوئے فرمایا ہے :

نا اللہ تعالی اسراف کرنے والوں سے محبت نہیں کرتا.

م دیا جاتا ہے یہ تو سب سے زیادہ خبیث اور ناراضگی و بغض والا کام ہے؛ کیونکہ یہ غیر مسلموں کی نقالی اور تقلید ہے، اور پھر اسمیں بہت زیادے مال کا ضیاع بھی ہے، اور اس کے ساتھ بہت سارے دینی امور کا بھی ضیاع ہے خاص کر جب یہ غیر اسلامی ممالک میں جا کر منایا جائے، کیونکہ وہاں جا کر ایسا کام کر۔

ان امور سے امت کو خطرہ ہے، لیکن اگر انسان اپنی بیوی کو لے کر عمرہ کے لیے جائے یا پھر مدینہ نبویہ کی زیارت کرنے چلا جائے تو ان شاء اللہ اسمیں کوئی حرج نہیں" انتہی

یۃ(175/3).

ر (10525) اور (12572) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

م :

حالت میں اور یہی آپ کے لیے بہتر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے آپ کی والدہ پر قسم کا کفارہ لازم آتا ہے، کیونکہ اس نے ایک مباح نذر مانی تھی جس کا پورا کرنا ضروری و واجب تھا، بلکہ اس میں انسان کو اختیار ہے کہ وہ نذر پوری کرے یا قسم کا کفارہ ادا کرے، اور قسم کا کفارہ ایک غلام کی آزادی یا پھر دس

گر وہ ان تین اشیاء میں کچھ نہ پائے تو پھر تین روزے رکھے.

ن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

شلا لباس پہننے، اور جانور پر سواری کرنا، اس نذر میں نذر ماننے والے کو اختیار دیا جائیگا کہ وہ نذر پوری کرے اور اگر چاہے تو نذر کو چھوڑ کر قسم کا کفارہ ادا کر دے.." انتہی

ن(70/10)

ر تعالی ہمیں اور آپ کو ایسے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے جو اسے پسند ہیں اور جن سے وہ راضی ہوتا ہے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

87823